سودی قرض کی ایک صورت

ریفرنس نمبر: Aqs 2083 تاریخ: 10-07-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک کمپنی میں کام کرتا ہوں۔ وہاں ایک شخص کمپنی کو گوشت سپلائی کرتا ہے۔ اس سے میری دعا وسلام ہوئی، تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں پورا مہینا کمپنی کو گوشت سپلائی کرتا ہوں، جس کا بل کمپنی ساتھ ساتھ دیتی رہتی ہے، لیکن پیمنٹ مہینے بعد ملتی ہے، جس وجہ سے وہ مجھ سے اس طرح کا ایگریمنٹ کرنا چاہتا ہے کہ کمپنی سے وہ بل لے کر مجھے دے دیا کرے گا اور جتنی رقم بنتی ہو گی، میں اُس کو اپنی طرف سے دے دیا کروں گا اور پھر مہینے بعد جب کمپنی کی طرف سے اس کو پیمنٹ ملے گی، تو جتنی رقم مجھ سے لی ہو گی، وہ بھی مجھے واپس کرے گا اور ساتھ جتنا گوشت سپلائی کیا ہو گا، فی کلو کے حساب سے دس روپے مزید مجھے دے گا۔ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں بیان کردہ طریقہ خالص سود ہے، لہذا آپ یہ طریقہ نہیں اپنا سکتے، کیونکہ آپ جو رقم اُس شخص کو دیں گے، اس کی شرعی حیثیت قرض والی ہے، یعنی آپ اُس شخص کو قرض کے طور پر رقم دیں گے اور قرض کا اصول یہ ہوتا ہے کہ جتنی رقم قرض دی ہو، اُتنی ہی واپس لی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ لینا طے کیا جائے، تو یہ سود ہوتا ہے، جس کا لینا دینا ناجائز و حرام ہے۔

اللہ عزوجل قرآنِ مجید میں سود کی حرمت سے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾

ترجمہ کنز الایمان: "اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو۔" (پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت 275)

قرض میں نفع لینے سے متعلق سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کل قرض جر منفعۃ فھو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لائے، وہ سود ہے۔

(نصب الرایہ، جلد 4، صفحہ 60، مطبوعہ مؤسسۃ الریان، بیروت)

صحیح مسلم میں ہے: ”عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اٰکلَ الربا و موکلَہ و کاتبَہ و شاھدیہ “ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود لکھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(الصحیح لمسلم، کتاب البیوع، باب الربا، جلد2، صفحہ27، مطبوعہ کراچی)

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ درمختار میں نقل فرماتے ہیں: ”کل قرض جر نفعا حرام“ ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لائے، حرام ہے۔

اس کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمۃ ردالمحتار میں فرماتے ہیں: ”ای اذا کان مشروطا“ ترجمہ: یعنی جب وہ نفع قرض میں طے کیا جائے، (تو حرام ہے۔)

(ردالمحتار مع درمختار، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، جلد7، ص413، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن قرض میں طے کیے گئے نفع سے متعلق فرماتے ہیں: ”قطعی سود اور یقینی حرام و گناہِ کبیرہ و خبیث و مردار ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد17، صفحہ269، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”قرض دیا اور ٹھہرالیا کہ جتنا دیا ہے اُس سے زیادہ لے گا جیسا کہ آج کل سود خواروں (سود کھانے والوں) کا قاعدہ ہے کہ روپیہ، دو روپے سیکڑا ماہوار سود ٹھہرا لیتے ہیں، یہ حرام ہے۔“

(بہارِ شریعت، حصہ11، جلد2، صفحہ759، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29 ذو القعدۃ الحرام 1442ھ/10 جولائی 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے